

مولانا عبدالقیوم حقانی

دینی مدارس کے خلاف حکمرانوں کے بیانات

ایک مستحکم منصوبہ بندی اور سوچی سمجھی سکیم کا حصہ ہیں

وزیراعظم پاکستان نے ادیبوں اور دانشوروں کی بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

”مغربی طاقتوں کے اصل ایجنٹ وہ نام نہاد مذہبی پیشوا ہیں جن کے ہاتھوں میں سی آئی اے کے پیسوں سے خریدی ہوئی ہندوئیں اور جیویں میں جہاد افغانستان کے نام پر اکٹھے کیے ہوئے عطیات ہیں۔ انگریزوں اور سی آئی اے نے مذہبی ٹولے کو خیرات اس لیے دی کہ انہیں کمیونزم سے لڑنے کے لیے کرایے کے سپاہی درکار تھے چونکہ یہ نام نہاد مذہبی پیشوا ”لٹراؤ“ اور ”حکومت کرو“ کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں اس لیے مغربی طاقتوں نے اس مذہبی ٹولے کو عطیات، ہتھیار اور تربیت دی لیکن جونہی مغربی طاقتوں کی یہ جنگ افغانستان کی بنجر زمین پر ختم ہوئی اس مذہبی ٹولے کو ناکارہ کوڑے کرکٹ کی طرح زمین میں دفن کر دیا۔“

(روزنامہ خبریں یکم دسمبر ۱۹۹۵ء)

یہ کہ اس سے قبل وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا۔

”اسلامی یونیورسٹی دہشت گردوں کی پناہ گناہ ہے میرے اختیار میں ہو تو اسے بند کر دوں

این جی اوزار اور دینی مدرسے بھی تخریب کا استعمال کر رہے ہیں۔“

(روزنامہ جنگ ۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء)

وزیر داخلہ ہوں یا وزیراعظم کا بیٹہ ہو یا حکومتی کارندے۔ الغرض جس طبقہ کے ہاتھ میں اس وقت ملک کا کارہ ہے اس کی ذہنی ساخت اس کی تعلیم و تربیت اور اس کے ذاتی و سیاسی مصالح کا تقاضا ہے۔ ملک میں مغربی افکار و اقدار کو فروغ دیا جائے اور اس ملک کو بھی مغربی ممالک کے نقش قدم پر چلایا جائے اور جو دینی نظریات، قومی عادات، اخلاقیات، قوانین و روایات، اسلامی تحریکات دینی مدارس

اور جامعات اس مقصد میں مزاحم ہوں ان میں ترمیم و تیسخ کر دی جائے یا ان کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چنانچہ حکمرانوں نے ملک و معاشرہ کو تدریجی طور پر اور اب عزم و فیصلہ اور ڈھیٹ بے حیائی بلکہ جرات کے ساتھ مغربیت کے سانچہ میں ڈھال لینے کا قطعی عمل شروع کر دیا ہے۔

وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے یہ بیانات کوئی دیوانے کی بڑ نہیں اور نہ وزیر داخلہ کے ہدایات کو فوجی دماغ کا شاخسانہ ہیں بلکہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا اور حقیقی مسئلہ یہی ہے اور یہ مسئلہ فرضی ہے اور نہ خیالی ہے بلکہ ایک سوچی سمجھی سکیم اور پس منظر میں ایک مستحکم اور مضبوط منصوبہ بندی کے تحت مرحلہ وار پیش رفت سے گزارا جا رہا ہے جب کہ اس سفر کی متعدد اور کٹھن منزلیں پہلے سے طے کی جا چکی ہیں دینی بے حسی کی فضاء، قرب شاہ اور حکومتی وسائل و ثمرات سے استفادہ میں جذبہ مسابقت، بصیرت و تدبیر اور خبر و شر میں تمیز کے بغیر سیاست کاری اور ریادہ نمود اس ملک یا سوسائٹی پر جبراً قابض ہو چکے ہیں مغربی تہذیب، عربی ثقافت اور پُر تعیش معیار زندگی کا عوام گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کر رہے ہیں دینی اقدار اور علوم و معارف دینیہ کے خلاف صحافی، ادیب، دانشور اور اہل فکر راستہ صاف کر رہے ہیں خیر و شر اور مفید و مضر میں تمیز کے بغیر اس ملک کے باشندے فاقہ زدوں کی طرح مغربی عربی فلموں اور مادی آزاد ثقافت پر ٹوٹ پڑے ہیں ساری اخلاقی اور دینی قدریں فنا کر دی گئی ہیں، ملک کے رہنما اور فرائض سیاستدان اور مذہبی زعماء بھی اس صورت حال کے سامنے بے دست و پا اور مغلوب نظر آ رہے ہیں ان کے ہاتھ سے اب زمام قیادت نکلتی نظر آ رہی ہے۔

ملک کی اندرونی کمزوریوں اور مغربی تہذیب کے نفوذ و استیلاء کی کیفیت اور پورے معاشرے اس کے مادی اور سیاسی اقتدار اور دینی مدارس کے بارے میں حکومت کے مذموم عزائم نے ملک کو ارباب دین و دانش کے سامنے اس مسئلہ کو نہایت روشن، سوالیہ نشان بنا کر کھڑا کر دیا ہے جس کا جواب سب نے دینا ہے اور اس واضح سگنل کے بغیر ملک کی گاڑی آگے نہیں بڑھ سکتی یہ ذمہ داری ارباب آپ کی ہے اور ہی خواہاں ملت کی کہ وہ دینی مدارس، اسلامی اقدار اور نبوی نظام تعلیم کے خلاف حکام یلغار اور وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے مسلسل بیانات کے طومار کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہیں دینی مدارس کے تحفظ، اسلامی معاشرت کے قیام، مغربی تہذیب کے سیلاب بلا کے لیے بند باندھنے، مونیٹ حکومت کے بے لگام وزیر داخلہ کو لگام دینے اور اس زمانہ کے قاہر تقاضوں سے عہدہ برآمد کے لیے کون سی راہ اختیار کرتے ہیں اور اس میں کس تک جذبہ جہاد و جوش ایمان، اور ذہانت

کا ثبوت دیتے ہیں ؟

اگر ارباب علم و دانش اور رہبران قوم دملت چشم و گوش بند کر کے موجودہ حالات میں حکومتی رویہ اور دینی مدارس کو درپیش زبردست چیلنج کو نظر انداز کر دیتے ہیں یا اس کو یک قلم مسترد کر کے چین کی نیند سو جاتے ہیں اور اپنے جاہ و منصب اور حلقہ ارادت کی حدود و گارینیا سے باہر نکلنے پر کسی طرح بھی آمادہ نہیں ہوتے تو پھر وہ بھی زیادہ دنوں تک اعتدال اور سکون کی زندگی نہیں گزار سکیں گے اس بے اعتمادی احساس کمتری اور روحانی کمزوریوں کے ساتھ کوئی قوم، کوئی گروہ اور کوئی فرد زیادہ دنوں تک اپنی انفرادیت باقی نہیں رکھ سکتا۔

وزیر اعظم ہوں یا وزیر داخلہ یا حکومت مشینری کا کوئی نکل پرزہ، گزشتہ چند ہفتوں سے انہیں دینی قوتوں، علماء اور دینی مدارس کے خلاف اقدامات اور مسلسل بیانات کا جو ہڈیاں ہو گیا ہے ان کی یہ باتیں کسی لاشعوری عالم یا سبقت لسانی اور جذباتی کیفیات کا نتیجہ ہرگز نہیں بلکہ حکمرانوں کو اپنے تمام اہداف کا قطعی علم ہے کہ وہ اپنے آقا یانِ ولی نعمت کی کٹھ پتلی ہیں، انہیں پاکستان کی اجتماعی یکسوئی کو ختم کرنا ہے، انہیں ملک کو نظریاتی اساس سے یکسر محروم کرنا ہے، ہر ایسی پستی کو رواج دینا ہے جو قرض دینے والے پر پی مالک اور امریکہ بہادر کو مرغوب ہو، اور اس کے ساتھ اولاً وقتاً فوقتاً اور اب کھل کر خم ٹھونک کر ملک کے تمام اسلامی تحریکات، دینی اقدار اور دینی مدارس کی عظمت، تقدس اور عظیم مساعی کو مسخ کر کے بلکہ ان کے مقدس وجود پر جارحانہ حملہ کر کے مغربی دنیا کے سامنے اپنی افادیت پیش کرنی ہے اور تمام حدود کو پھاند کر وہ سارے کام کر ڈالنے ہیں جس سے ان کی انا کو نسکین ہو جو ش انتقام ٹھنڈا ہو آقا یانِ ولی نعمت کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور ملکی سالمیت کی کشتی ڈوب جائے۔

ہم بحالاتِ موجودہ اس ملک کے تمام سیاسی عناصر سے، مذہبی رہنماؤں سے تمام سرکاری افسروں سے فوجی قیادت سے، تمام با اثر طبقوں سے، تمام برسرِ اقتدار حضرات سے۔ جناب صدر ریاضی اور وزیر اعظم بے نظیر بے کہتے ہیں کہ خدا اور رسولؐ کی مان کر ملت پر رحم کیجئے اسلامی تعلیمات اور قرآنی ہدایات کو دل و جان سے تسلیم کر کے یہاں ایک معقول منصفانہ نظام قائم کرنے کے اقدامات کیجئے اور موجودہ نظام پر اصرار کرنا چھوڑ دیں۔ علماء، دینی مدارس اور اسلامی مراکز کے خلاف بیان بازی اور کلوخ اندازی کا وسیلہ

ترک کر دیں، ورنہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے برے نتائج سے نہ بچ سکے گا اور غلطیوں کا یہ پیکر جس میں ہم پھنس گئے ہیں سب ہی کو لے ڈوبے گا۔

جو لوگ آج برسرِ اقتدار ہیں اور اس لیے خوش ہیں کہ جو ظلم بھی ہو رہا ہے دوسروں پر ہو رہا ہے انہیں کبھی یہ سوچنا چاہیے کہ ان کے پاس اس امر کی کوئی ضمانت ہے کہ جس طرح وہ آج برسرِ اقتدار ہیں کل ان کی آلِ اولاد بھی اسی طرح برسرِ اقتدار رہے گی۔۔۔۔۔۔ اگر یہ ضمانت کسی کے پاس نہیں ہے تو ایک غیر منصفانہ نظام ملک کے اندر اس وجہ سے چلانا کہ اس وقت بے انصافی کرنے والے ہم ہیں اور اس بے انصافی کا نشانہ بننے والے دوسرے ہیں لہذا یہ بے انصافی یہاں چلتی رہنی چاہیے بہت بڑی تنگ نظری ہے سخت نا عاقبت اندیشی ہے خود اپنے حق میں اور اپنی آئندہ نسل کے حق میں کانٹے بونا ہے یہاں انصاف ہو گا تو سب اس کا فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کی آئندہ نسل بھی اس سے بہرہ اندوز ہوگی اور یہاں مروجہ بے انصافی کا نظام قائم رہے گا تو آج ظلم کرنے والے آپ ہیں اور اس ظلم کو بھگتنے والے دوسرے ہیں کل آپ کی اولاد ظلم کو بھگتنے کی اور ظلم کرنے والے کچھ اور لوگ ہوں گے۔

دینی مدارس کے قیام اور استحکام سے امت کی دلچسپی اسی غرض سے ہے کہ یہاں بے انصافی کا نظام ختم ہو اور اس کی جگہ انصاف کا نظام لے امید رکھنی چاہیے کہ جو لوگ بھی انصاف کے حامی ہیں اور اس ملک کی بھلائی چاہتے ہیں، وہ اس وقت بے تعلق تماشائی بن کر نہیں رہیں گے اور غیر جانبدار بننے میں بھی اپنی عافیت نہ سمجھیں گے بلکہ اس اسلامی انقلابی جدوجہد میں اپنی حد تک پورا حصہ لینے کی کوشش کریں گے جو اس آئندہ کے لیے شروع کی گئی ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے جو ملک ہمیں دیا ہے وہ بے انصافی کا نہیں بلکہ انصاف کا گہوارہ بنے آج اگر اس کوشش میں ہم نے کوتاہی کی تو بعید نہیں کہ ہماری ہی آئندہ نسل ہمیں کو سیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَقُوا اللَّهَ
 حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
 إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُوا
 بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as
 He should be feared, and die not
 except in a state of Islam. And
 hold fast, all together, by the
 Rope which God stretches out
 for you, and be not divided
 among yourselves.



PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED



سینکارا

صحت کا سرچشمہ
ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

بہادر کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرہ کے قیام کے لیے دروے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوت مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، بہادر اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی کو براہِ حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سینکارا پیش کرتا ہے۔

سینکارا صحت بخش عظیم جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نباتی موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔



ہر موسم میں ہر گھر کے لیے یکساں مفید
سینکارا نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک دلور بازہ عطا کرتا ہے